نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دُنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

نمبر ۴۳ | مطبوعہ ۲۳-اکتوبر ۱۸۹۰ء بروز پنجشنبہ | جلد ۱۸

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے- عہ ۱۱ ۱۱ر

ایضاً بیرونجات سے معہ محصولڈاک- عہ ۸ ۱۲

دو کاپیوں سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پرفی کاپی- عہ ۲ ۱۲

ایک شخص کے نام سات کاپی کے دام وصول ہونے پر ایک کاپی مفت دیجائیگی- ہر حالت میں قیمت پیشگی لیجائیگی +

ایڈیٹوریل

آج ایک مضمون بعنوان "نور افشاں کی جوانی" کارسپانڈنٹس کے پرانے پاکٹ میں ہماری نظر سے گذرا جیس راقم نے لکھا ہی کہ اسوقت ہندوستان میں تین اُردو اخبار مسیحی ہیں- کوکب ہند- مخزن مسیحی- نور افشاں- انمیں سے کوکب ہند اور مخزن مسیحی گو اپنی حالت میں کیسے ہی کیوں نہوں مگر پادری صاحبان اور عیسائیوں ہی کیلئے کچھ مفید ہونگے- دیگر اقوام ہند میں بوجہ اپنی صورت وفن رکھنے کے انجیل کی خدمت نہیں کرسکتے- ہاں عیسائی اگرچہ نور افشاں پندرہ سولہ برس سے جسقدر ہوسکتا ہی سپاہیانہ کمر ہمت باندھکر کچھ کئے جاتا ہی- کچھ دن ہوئے کہ ایڈیٹر صاحب نے نور افشاں کے بڑہانیکی کوشش کی تھی مگر خریداروں کی عدم توجہی سے بڑھنے نہ پایا۔۔۔۔۔ ای ناظرین افسوس! تمام ہندوستان میں تمہارا ایک ہی اخبار اور وہ بھی چوورقہ! +

ہمیں یقین ہی کہ راقم مضمون کو معلوم ہوگا کہ اُنکی ہمدردی نور افشاں کی نسبت بے سود نہیں ٹھہری بلکہ حقیقی خیرخواہان و قدر شناسان نور افشاں کی دُعاؤں اور آرزوؤں نے مقرون اجابت ہوکر ۱۸۸۹ء کے اخیر حصہ میں خداوند کے فضل سے اُسنے چوورقہ رہنے کے بجائے چھ ورقہ ہونے میں قدم بڑھایا تاہم ہمارے خیال میں وہ ابھی تک اپنے پورے قد و قامت تک نہیں پہنچا اور اگرچہ اسکا عنوان شباب بالیدگی پر ہی اور بلوغت کی حد تک نہیں پہنچا تو بھی روبہ ترقی ہی اور اپنے خداوند کے سایہ عاطفت میں روز بروز خدا اور آدمیوں کے نزدیک مقبولیت میں ترقی کرتا جاتا ہی- ہمیں اُمید ہی کہ ہمارے مسیحی ناظرین ہماری اُس اپیل پر جو نور افشاں کو ۱۲ صفحہ کردینے کی نسبت گذشتہ نمبر میں بصیغہ ایڈیٹوریل کی گئی غور اور توجہ فرمائینگے بیشک اُردو مسیحی اخبار یہ ہی ایک ہی جو آج کل اپنے سیکڑوں ہمعصر محمدیوں اور ہندوؤں اخبارات و رسالہ جات کے بیجا حملوں کو روکتا اور دین مسیحی کی حمایت میں سینہ سپر کئے کھڑا ہی- کیا اُردو خوان مسیحی جو روز بروز ترقی پر ہیں اس اخبار کو ترقی دینے میں کسی صورت سے دریغ کرینگے؟ ہرگز نہیں- ہمیں اُمید ہی کہ وے زمانہ کی حالت و ضرورت پر خیال کرکے نور افشاں کے بڑہانیکے لئے آگے بڑھینگے +

دوست ہند بھیرہ ۱۰- اکتوبر نے اپنے ایڈیٹوریل کالموں میں ایک مضمون بعنوان "ملاباری کی ہند و مذہب میں جنگاری" لکھکر عجیب خیالات ظاہر کئے ہیں- اگرچہ وہ لکھتے ہیں کہ ہم مذہبی تعلقات کو چھیڑنا نہیں چاہتے نہ کسی مذہب کی نسبت کوئی انٹرسٹ لیتے ہیں تاہم اپنے آریہ بھائیوں کو مسٹر ملاباری کی کوشش کیطرف متوجہ کرکے فرماتے ہیں کہ "آپسمیں لڑ بھڑ کر اپنے گھر کو خاک میں ملا اور

باہمی لڑائیوں سے دشمنوں کو ہنسانا عیسائیوں کے مفید مطلب ہوتا ہی جو رات دن اسی تاک میں ہیں جنہوں نے بمجبوری ترقی مذہب کے لئے خاکروبوں کو بھی تعلیم دینا شروع کر دیا ہی" کیا خوب! آپ کسی مذہب کی نسبت انٹرسٹ نہیں لیتے لیکن عیسائیوں کے ساتھ کاوش ظاہر کرتے ہیں آپکو بڑا انٹرسٹ معلوم ہوتا ہی۔ آپ عیسائی مذہب کے اصول سے مطلق ناآشنا معلوم ہوتے ہیں ورنہ خاکروبوں کی تعلیم سے متنفر ہوکے ایسا نہ لکھتے کہ عیسائیوں نے بمجبوری ترقی مذہب کے لئے یہہ کام شروع کیا ہی۔ انکے سپہ سالار کا حکم ہی کہ تمام دنیا میں جاؤ اور کل بنی آدم کو انجیل کی تعلیم دو اور وے حکم کے بموجب مجبوری کے ساتھ نہیں بلکہ محبت و شوق سے سبھوں کو جو بنی نوع ہیں خواہ برہمن ہو یا خاکروب نجات بخش تعلیم دینا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ آپ کا یہہ لکھنا خوش فہمی و تعصب پر دلالت کرتا ہی کہ "انگریز تو پہلے ہی چاہتے ہیں کہ کسطرح ہندو مذہب نیست و نابود ہو کر ہندو لوگ عیسائیوں کے ہم مذہب ہو جائیں" ہم عصر کو معلوم نہیں کہ ہندو لوگ سخت کوشاں ہیں کہ کسطرح عیسائیوں کے ہم پلہ بنیں اور ہر بات میں انکی تقلید کرے مگر چاہتے ہیں کہ ہم پلہ بھی بنیں اور بت پرستی و مذموم رسم پرستی کے بندے بھی بنے رہیں اور یہہ مطلق غیر ممکن بات ہی۔ کیا جانے انگریز تو چاہتے ہیں کہ نہیں کہ کسطرح ہندو مذہب نیست ہو جائے۔ لیکن اگر ہندو مذہب بت پرستی و باطل پرستی کا مذہب ہو تو وہ ضرور خود بخود انجیلی روشنی کے سامنے نیست ہونیوالا ہی۔ یاد رکھے کہ اس ملک ہند میں ہندو رہینگے۔ لیکن بت پرستی کے بجائے خدا پرستی انکا مذہب ہوگا۔ مندر بھی رہینگے لیکن انمیں کوئی بت نہ پایا جائیگا بلکہ لوگ جو سچے پرستار ہیں روح و راستی سے زندہ خدا کی پرستش انمیں کرینگے علم و دولت حکومت و حکمت میں وے ہم پلہ ہو جائینگے۔ لیکن صغیر سنی کی مذموم رسم شادی و امتناع عقد بیوگان کا پتہ نہ ملیگا۔ سوشیل جلسے ہونگے مگر ہولی کی خاک نہ اڑیگی اور میلاؤں وغیرہ میں بیجا مصارف مفقود ہو جائینگے۔ زمانہ کی ترقی پذیر رفتار ان سب باتوں کو جو مضر سوسائیٹی و مخل آسایش و انتظام عامہ خلایق و مخرب اخلاق ہیں پامال کرتی ہوئی بڑھتی چلی جائیگی اور مخالفوں کے شور و شر کی مطلق پرواہ نہ کریگی اور ہندوستان کے لوگ خدا کی ابویت اور بنی آدم کی اخوت کے معترف اور شناسا ہونگے ¤

اس لکھنے سے کہ "یہہ تو یقین نہیں آتا کہ گورنمنٹ ایسے قانون بنا کر ہندوستان میں پھر غدر کرانا چاہتی" آپ کا مافی الضمیر ظاہر ہوتا ہی اور اس قول کی کچھ بنیاد نہیں ہی کہ "ملاباری نے یہہ معاملہ ہندو مذہب میں رخنہ ڈالنے کے لئے اٹھایا ہی" بلکہ جن مذموم دستورات و رسمیات کی وہ اصلاح چاہتے ہیں انکا تعلق مذہب سے نہیں لیکن اقوام ہند کی بگڑی ہوئی سوشیل حالت کو درستی پر لانا اور پایہ انسانیت و شایستگی پر پہنچانا مقصود ہی آپ ایسی باتوں کو مذہبی کہہ کے ناحق مذہب کو بدنام کر رہے ہیں ¤

ہم نہایت افسوس کرتے ہیں کہ بنگالی ہندوؤں کی خام خیالی دیگر ملکوں کے اہل ہنود میں بھی اپنا اثر دکھلانے لگی ہی جسکے باعث وہ نہ صرف انگریزی حکام کو بدنام کرکے اپنے تئیں مخالف گورنمنٹ ظاہر کرتے بلکہ طرفین میں بدگمانی اور مخالفت پیدا کرنے اور بڑھانے پر مستعد معلوم ہوتے ہیں۔ چنانچہ خیرخواہ کشمیر و راوی لاہور مطبوعہ ۲۸ و ۲۵- ستمبر میں ایک ضمیمہ ملفوف ہی جسمیں لکھا ہی کہ "بہت سے انگریزی حکام عام طور سے ہندو مذہب کے برخلاف ہو گئے ہیں۔ گورنمنٹ کی پالیسی اب یہہ ہی کہ ہندو لوگ ہر طرح سے کچلے جائیں۔ وہ مسلمانوں کو ہر طرح سے ہندوؤں کے برخلاف مدد دے رہے ہیں۔ جسکا نتیجہ یہہ ہی کہ اہل اسلام اب ہندوؤں کو ہر جگہہ ہر طرح سے صدمہ پہنچا رہے ہیں۔ حتی کہ پچھلی عید پر بہت سے شہروں مثل علیگڈھ و رہتک وغیرہ کے مسلمانوں نے ہندوؤں کی گلیوں اور بازاروں میں بلکہ مندروں کی دیواروں کے نیچے جاکر گاؤکشیاں کیں اور حکام لوگ تماشہ دیکھتے رہے۔ بلکہ اہل اسلام کو حوصلہ دیتے رہے" ہم نہیں جانتے کہ ان حضرات کو کیا سوجھی ہی جو اخبارات میں حکام اور گورنمنٹ کے خلاف ایسی صریح خلاف بیانی اور بدنام کرنے پر کمر ہمت باندھی ہی۔ شاید پریس ایکٹ کے اٹھ جانے نے انکو اسقدر بیباک اور بے لگام کر دیا ہی کہ جو چاہیں گورنمنٹ کی نسبت لکھیں وہ کر ہی کیا سکتی ہی۔ اگر ہمارے معاصرین روس یا روم یا کسی اور سلطنت میں رہکر ایسی تحریرات شایع کرنیکی جرأت کرتے تو حقیقت اخبار نویسی کھل جاتی مگر گورنمنٹ انگلشیہ بردبار ہی اور ایسی کائیں کائیں اور بیہودہ بکواس کو خاطر میں نہیں لاتی۔ لیکن یاد رہے کہ اس خلاف گوئی کا انجام بہتر نہ ہوگا۔ گورنمنٹ سوتی نہیں ہی بلکہ مطمئن ہی کہ ایسی لچر اور لغو تحریرات اخبار کو ہندوستان کے دانا اور دور اندیش لوگ ہرگز قابل قدر نہ سمجھینگے اور مخالف خود بخود بدنام ہونگی ¤

اخبار عام ۱۱- اکتوبر جبلپور کے مسیحی قبرستان میں دیسی مسیحیوں کے دفن کئے جانیکے امتناع نسبت ایک خبر اپنی عادت مستمرہ کے موافق ایک طرح کا مصرعہ بطور عنوان لگا کے لکھتا ہی جس سے معلوم ہوتا ہی کہ آپ کو شاعری میں بھی بڑا دخل ہی۔ وہ مصرعہ یہہ ہی ع

(عیسائی بنا کے کیوں میری مٹی خراب کی)

کیا عمدہ وزن ہی! خیر۔ اسکے بعد آپ لکھتے ہیں کہ قبر میں بھی رنگت کا لحاظ ہونے لگا۔ جبلپور میں بہت دن سے یہہ رسم چلی آتی ہی کہ جس قبرستان میں انگریز گاڑے جاتے ہیں اسمیں کالے کرسچن بھی ڈالے جاتے ہیں۔ اب وہاں کے گورے پادریوں نے قبر میں بھی کالوں کے ساتھ رہنا گناہ سمجھا ہی اسلئے کالے کرسچنوں کو وہ اپنے قبرستان میں نہیں گڑنے دینگے۔ ایک اخبار لکھتا ہی کہ گورے چمڑے والوں کو

کانوں کے ملک میں مرنا بھی دوزخ کا باعث ہوگا - آپنے ایک اور مصرعہ پر اس خبر کو ختم کیا ہی ع

خار حسرت قبر تک دل میں کھٹکتا جائیگا

اب اس خبر کی تصدیق و تکذیب کی نسبت تو ہم جبتک کسی معتبر ذریعہ سے معلوم نہ ہو کچھ نہیں کہہ سکتے لیکن اخبار عام کی اس طرز تحریر پر جو مہذب اور اول درجہ کا اخبار ہونے کا دعوی کرتا ہی نہایت افسوس کرتے ہیں - اگر خبر مسطورہ سچ بھی ہو تو بھی اسطرز پر لکھنے سے اس سے سخت پرعفونت متعصب طبیعت کا اظہار ہورہا ہی جو منصب اخبار نویسی سے نہایت بعید اور اہل تہذیب کی نظر میں ازحد مذموم ہی - ہم اپنے ہمعصر کو صلاح دیتے ہیں کہ جب غیر مذاہب کی نسبت کچھ خامہ فرسائی کیا کریں تو ذرا اعتدال و تہذیب بھی ملحوظ خاطر رکھیں ورنہ خوف ہی کہ لوگ آپ کی نسبت اور کچھ خیال کرنے لگیں گے - العاقل تکفیہ الاشارۃ +

مراسلات

تحریر بر گلدستہ سفیر بصورت تبجیل

الف

ناظرین اخبار ہذا پر مخفی نہیں کہ رسالہ بے نظیر یعنی گلدستہ سفیر حال میں طبع ہوکر پیشکش خاص و عام ہوا ہی - مصنف اسکے جناب منشی حسن علی صاحب سفیر ہیں کچھ ضرور نہیں کہ ہم گلدستہ موصوف کی تعریف اپنی زبان سے کریں - بلکہ جو صاحب اسکا مطالعہ کرینگے خود ہی تعریف کرینگے - اور جن صاحبوں نے اسکا دیکھا ہی گلدستہ کے بیان میں کہہ سکتے ہیں کہ کسقدر دلچسپ ہی - گلدستہ خود اپنا شاہد و نظیر ہی ع

مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید

ہمنے اس گلدستہ کو الف سے یے تک دیکھا اسم با مسمی پایا گلدستہ خداوند کی تعریف سے مالامال ہی - شمہ تمجید سے خالی نہیں گوہر توصیف سے بھرا ہی - ہر غزل - سلام - مجرب رباعی میں جداگانہ لذت ہی - محامد آنخداوند سے مسعور ہی ہر شعر میں روحانی مضمون بھرا ہی - اشعار سلک مروارید ہیں نہ دیدہ ہیں نہ شنیدہ ہیں - ہر ایک غزل مطلع سے مقطع تک مضامین روحانی اور ذکر ربانی سے لبریز ہی - مضمون اشعار کلام الہی سے اخذ ہی - گلدستہ عیوب شعری سے مبرا ہی ردیف قافیہ خوب - نقص و اغلاط سے معرا ہی - نفس الامر گلدستہ ہر دلعزیز ہی +

حضرت مصنف لائق ہیں جہاندیدہ اور فائق ہیں - انکو خداوند کی مدح سرائی سے بہت شوق ہی - یسوع کی حمد و ثنا سے بڑا ذوق ہی - فن شاعری میں آنکو بڑی مہارت ہی منشی صاحب تر زبان اور عذب البیان ہیں - کلام انکا موزون اور فصیح ہی - بلاغت آمیز اور ملیح ہی +

ب

نور افشاں نمبر ۴۱ مطبوعہ ۹ - اکتوبر ۱۸۹۰ء میں بصیغہ مراسلات و رعونت القاب بر گلدستہ سفیر جسقدر کسی معزز بھائی نے گلدستہ کی نسبت لکھا ہی بہت درست ہی بجا ہی - میرے مضمون کو انکی تحریر سے لاکلام مشابہت اور عین مطابقت ہی - اگرچہ دو ایک جگہہ معزز بھائی راقم القاب نے نکتہ چینی کی ہی - تاہم میں کہہ سکتا ہوں کہ راقم القاب کو حضرت مصنف کی لیاقت اور خوش بیانی کی نسبت مطلقًا کلام نہیں - اور نہ انکو گلدستہ کا اغلاطنامہ پیش کرنے سے سروکار ہی +

لیکن انہوں نے بعض ناگزیر عربی فارسی الفاظ کے معنوں پر (جو مصنف موصوف نے بنظر تسہیل حاشیہ پر لکھدیئے ہیں) اعتراض کیا ہی - گو کہ یہہ اعتراض محض فضول ہی - کیونکہ معنی حاشیہ پر عوام کی خاطر نہایت ہی ضروری ہیں - اور نہ انکے لکھے جانے سے صریحًا فایدہ ہی - نقصان مطلق نہیں راقم القاب کا مبالغہ ہی کہ عام بول چال کے الفاظ کا لکھنا میری سمجھ میں نہیں آتا کہ مصنف نے کس غرض سے لکھدیئے ہیں " معزز بھائی کو معلوم ہو کہ وہ الفاظ جنکی نسبت اپنے لکھا ہی کہ پنجابی اَن پڑھ عورتیں بھی بول سکتی ہیں - یہہ محض انکا گمان ہی قاعدہ کلیہ یہی ہی کہ قلیل الاستعمال الفاظ کے ساتھ کثیر الاستعمال الفاظ بھی ضرور ہی لکھے جاتے ہیں - غزلیات کے پڑھنے اور گانے والے بہت ہیں - بعض انمیں ایسے بھی ہیں جنکو بسبب کم استعدادی کے وقت ہوتی ہی - انکے واسطے یہہ فرہنگ بہت مفید ہی +

اور جو کچھ لفظ کفارہ کی نسبت لکھا ہی درست ہی لیکن اسطرح بھی بنظر غلط العام فصیح کچھ معیوب نہ تھا - اور خمسہ نمبر ۵ کے مقطع کی نسبت آپنے ٹھیک لکھا ہی - فی الواقع ایسی غلطی سے مطلب میں خلل پڑتا ہی +

میں ہرگز ہرگز نہیں کہتا کہ انکی تحریر مخالفانہ ہی - بلکہ اصلاحانہ اور دوستانہ ہی - پر اتنا ہی خواہ سہو کاتب سے و یا تصحیح کی لاپروائی سے غلطیاں واقع ہوئیں - مگر انکا تذکرہ بلاموقع مناسب نہ تھا +

خیر جلد دوسرے اڈیشن (طبع ثانی) میں تصحیح ہوجائیگی +

اور امید ہی سکنڈ اڈیشن میں مصنف صاحب بجائے "کفارہ تیرا ہی مرہم ہمارے زخم عصیاں کا" کے "تیرا کفارہ ہی مرہم ہمارے زخم عصیاں کا" کردینگے - کیونکہ یہہ مستحسن اور فصیح ہی - اور چھوٹی چھوٹی غلطیاں جو سہو کاتب ہیں آپ درست ہو رہینگی +

معزز بھائی راقم القاب آپکی اڑتی ہوئی طرز تحریر نے ہمیں بتلا دیا کہ راقم القاب فلان صاحب ہیں - ع

بہر رنگیکہ باشد جامہ پوشند

من انداز قدت را میشناسم

پ

راقم القاب تو ایک تیز طرار لکھنے والے ہیں۔ انکی تحریر عمدہ ہی۔ ہم کسی حال میں نہیں کہہ سکتے کہ انکی تحریر نکتہ چینی کی غرض سے ہی۔ بلکہ لا کلام ایک اصلاحانہ تحریر ہی۔ مگر اکثر ایسا بھی دیکھا گیا ہی۔ شعر

قبح کے دیکھنے والے تو بہت ہیں دلگیر
اور یہاں حسن شناسان سخن تھوڑے ہیں

مسیحی بھائیوں اور دیگر خریداران نور افشاں سے التماس ہی۔ کہ ضرور ایک ایک کاپی خرید فرما کر دیکھیں۔ اور اسکی نادر شاعری اور شیریں کلامی و خوش بیانی سے حظ اٹھاویں قیمت بہت تھوڑی ہی کل ۲/ معہ محصولڈاک مقرر کی ہی۔ بارسال قیمت مصنف سے طلب کریں ؂

راقم۔ ذہیر

روحانی آکسیجن

نور افشاں مطبوعہ ۹۔ اکتوبر ۱۸۹۰ء میں مضمون عنوان بالا ہماری نظر سے گذرا یہہ مضمون ہمارے فلاسفر مزاج دوست ڈاکٹر ناصر صاحب کی طبع کا نتیجہ ہی۔ ایسے ایسے مضامین بیشک بہت دلچسپ ہوتے ہیں اور ایک قسم کا جوش بھی دلمیں پیدا ہوتا ہی۔ مگر افسوس! ہمارے مسیحی بھائی ایسے عالی اور پاکیزہ خیالات سے کیوں زیادہ مستفید اور مستفیض نہیں ہوتے؟ روح القدس کی تعلیم مسیحی مذہب کے ساتھ خصوصیت سے تعلق رکھتی ہی۔ یعنی یہہ تعلیم کسی اور مذہب میں پائی نہیں جاتی۔ روح القدس کا انسان کے دل پر تاثیر کرنا انسان کے دل کا روح پاک کا مسکن ہونا۔ روح القدس کا غمزدہ اور مصیبت زدہ انسان کے واسطے تسلی دینے والا ہونا یہہ سب تعلیمیں مسیحی مذہب کی ہیں۔ جس سے دیگر اہل مذاہب عنقریبًا ناواقف ہیں ؂

ڈاکٹر ناصر (جنکو پنجاب کے ایک جوان فلاسفر کے خطاب سے ملقب کرنا بیجا نہ ہوگا!!!) کے مضمون مذکورۃ الصدر کے مطالعہ کیوقت ہمیں ایک واقع یاد آیا جسکو بتائید مضمون فلاسفر موصوف تحریر کرتے ہیں۔ اور وہ یہہ ہی:۔

"ایک دفعہ کسی بندرگاہ میں ایک جہاز ڈوب گیا۔ اس ڈوبے ہوئے جہاز کو باہر نکالنے کیواسطے ہر قسم کے آلات کل سے کوشش کی گئی لیکن تمام کوششیں ناکام رہیں اور جہاز اپنی جگہہ سے ایک چپا بھر بھی نہ سرکا۔ آخرش ایک نئی تدبیر عمل میں لائی گئی۔ جہاز کے اندر بڑے لمبے لمبے نال پہنچائے گئے۔ اور کل کے ذریعہ نالوں کے درمیان سے ہوا اندر پہنچائی گئی۔ اس تدبیر سے اسقدر ہوا جہاز کے اندر بھر گئی کہ وہ سطح پانی پر چڑھ آیا" ؂

یہی حال ہر ایک انسان کا ہی۔ یہہ دنیا مثل گہرے سمندر کے ہی۔ غم۔ مصیبت۔ دکھ۔ درد۔ اور طرح طرح کے خوف و خطرے کی لہریں اس سمندر میں موج زن ہیں۔ یہہ سمندر ہر ایک قسم کے جانوروں۔ مگرمچھوں۔ اور درندوں سے بھرا اور اس تمام ظاہری کائنات کے سمندر پر انسان مثل کشتی کے تیر رہا ہی۔ ہاں! انسان کی کشتی اس گہرے سمندر میں۔ غم۔ اور مصیبت اور گناہ کے بوجھ سے ڈوبی ہوئی ہی۔ اس ڈوبی ہوئی کشتی کو سمندر کے باہر کسطرح نکالا جائے؟ جو کوششیں اسکے نکالنے کیواسطے کیجاتی ہیں وہ سب عبث اور بیکار معلوم ہوتی ہیں۔ اسکا ایک ہی علاج ہی۔ بقول ہمارے جوان فلاسفر کے جبتک روحانی آکسیجن اسمیں داخل نہ کیا جائے۔ تبتک یہہ ڈوبی ہوئی کشتی باہر نہیں نکل سکتی ؂

ہم بھی اس مضمون کو اسی سوال کے ساتھ ختم کرتے ہیں جو ہمارے دوست نے اپنے مضمون کے اخیر میں ناظرین سے کیا ہی ؂

ای ناظرین!!! کیا آپ **خدا کے اس مفت انعام** کو اس روحانی آکسیجن کو قبول کرنے کے لئے تیار ہیں!!!؟ ؂

راقم۔ موہن لعل۔ از امرتسر

انجیلی پہلی بشارت

نمبر ہفت دہم

ہم نے ظاہر کیا ہی کہ یہہ قربانی والا مذہب سب زمانوں اور تمام ملکوں اور ہر قوم میں مروج رہا تھا اور اب موجود ہی کہ سب قومیں کسی نہ کسی قسم کی قربانی کرنا جایز رکھتی اور اپنا اسرا بھروسہ اسیپر رکھتی ہیں خواہ وے اسکے حقیقی معنی اور مراد کو سمجھیں یا نہ سمجھیں اس سے صاف ثابت ہی کہ یہہ مذہب عالمگیر اور سب کیواسطے ہی۔ چیدہ و برگزیدہ لوگوں یعنی قوم اسرائیل میں بھی یہہ رسم بڑے زور کے ساتھ مروج پائی گئی اور جب جب وے اسکے حقیقی معنوں اور مطلب کو فراموش کر بیٹھے اور رسم پرست ہوگئے خدا نے انکو تنبیہ کرکے نبیوں کی زبانی فرمایا کہ میں بھیڑوں اور بکروں اور بیلوں کا لہو نہیں چاہتا ہوں تمہارے ہاتھ تو خون آلودہ ہیں یعنی اگر تم گناہوں سے تائب ہوکر اور پشیمان ہوکر اس آنیوالی قربانی پر نظر رکھکر میرے اس حکم پر عمل کرو اور قربانی گذرانو تو مجھے منظور و قبول ہوگی ورنہ کون چاہتا ہی کہ تم قربانی لاؤ اور میری بارگاہوں کو روندو کیونکہ یاد رکھو کہ میں تو عید اور بے دینی دونوں برداشت نہیں کرسکتا ہوں یعنی دینداری کی شکل میں بیدینی کے کاموں کی مجھے برداشت نہیں ہی۔ جب وہ نسل یعنی حقیقی برہ قیصر اگسٹس کے عہد میں بیت لحم میں پیدا ہوا فرشتوں نے گڈریوں کو خوشخبری سنائی کہ نجات دہندہ جو سب دنیا کے واسطے ہی بیت لحم میں پیدا ہوگیا ہی۔ جب ماں باپ اس لڑکے کو یروسلم میں ہیکل میں لائے کہ انکی نسبت شریعت پر عمل کریں شمعون

نے جو ایک راستباز آدمی تھا اور اسرائیل کی نجات کی راہ دیکھتا تھا اور پاک روح اُسپر تھی اور روح القدس نے اُسکو خبر دی تھی کہ جبتک تو خداوند کے مسیح کو نہ دیکھ لیگا تو نہ مریگا اور وہ روح کی ہدایت سے ہیکل میں آیا اس لڑکے کو دیکھا اُسنے اسکو اپنے ہاتھوں پر اُٹھایا اور خدا کی تعریف کرکے بولا کہ ای خداوند اب تو اپنے بندے کو سلامتی سے رخصت دیتا ہی کہ میری آنکھوں نے تیری نجات کو دیکھا جو تو نے سب قوموں کیواسطے تیار کی ہی یہہ تمام قوموں کی روشنی ہی اور تیرے لوگوں اسرائیل کے واسطے ایک جلال ہی جب یہہ نسل اپنے کام پر مسیح ہوا یعنی دُنیا پر ظاہر ہوگیا اور اپنا کام کرنے لگا یوحنا بپتسما دینے والے نے جو اُس سے پیشتر چھ ماہ پیدا ہوا اور چھ ماہ ہی پیشتر اُس سے دُنیا پر بھی ظاہر ہوا تھا اُسکو دیکھا اُن جماعتوں کیطرف خطاب کرکے اُسکے حق میں یوں گواہی دی اور کہا "دیکھو خدا کا برہ جو جہان کا گناہ اُٹھا لیجاتا ہی" یعنی یہہ اصل اصول ہی اس قربانی کا جو تم آدم کیوقت سے گذرانتے آئے ہو اسی کو خدا نے ازل سے مقرر کیا ہی کہ جہان کے گناہوں کے بدلے اپنی جان قربان کرے- پھر اُسنے کہا کہ میں تمہیں پانی سے بپتسما دیتا ہوں لیکن یہہ تمکو روح القدس اور آگ سے بپتسما دیگا- میں تو اسکی جوتی کا تسمہ کھولنے کے لائق نہیں ہوں- میں تو زمین سے لیکن یہہ آسمان سے خداوند ہی- میں گھٹونگا لیکن یہہ بڑھیگا+

اس نسل کے تین عہدے یعنی تین منصب اور کام تھے اور نہایت لازم اور ضروری ہی کہ یہہ تینوں منصب شفیع میں موجود ہوں ورنہ وہ شفیع نہیں اور وہ منصب یہہ ہیں اول نبوت دوم کہانت سوم بادشاہت اور یہہ تینوں مسیح میں موجود تھے اسمیں شک نہیں کہ یہہ نسل مجسم ہونے سے پیشتر یعنی ازلی الوہیت کی نسبت سب کا خالق و مالک اول و آخر واحد یہوواہ کا اقنوم دوم تھا مگر یہہ منصب اُسکے مجسم ہونے کے بعد اسکو حاصل تھے-

(اول نبوت) نہایت ضروری امر یہہ تھا کہ انسان خدا کی نسبت جو کچھ اسکے محدود علم میں آسکتا ہی صحیح صحیح طور سے معلوم کرے اور نیز اُسکے پاس ایک ایسا کامل نمونہ موجود ہو کہ جسکی پیروی کرکے وہ بھی کامل ہوتا جاوے خواہ وہ نمونہ تعلیم میں ہو یا اعمال میں یعنی ایسا شخص لوگوں کے لئے موجود ہو جسکی تعلیم و نصیحت اور اُسکے اپنے اعمال قطعی بے نقص اور بے عیب اور کامل ہوں نیز وہ ماضی اور استقبال کی خبریں دیوے کہ انسانیت سے متعلق ہوں اور یہہ باتیں اس نسل موعود میں پائی جاتی ہیں- ہم اقرار کرتے ہیں کہ ماضی اور حال کے زمانے میں بہت سے انبیاء اور معلم اور مرشد و ناصح گذرے ہیں اور موجود ہیں جنہوں نے اچھی اچھی تعلیم دی اور دیتے ہیں اور بعض اُنمیں سے اپنی تعلیم کی پیروی کرتے تھے اور کرتے ہیں- اور انمیں سے اکثروں نے اس آفتاب صداقت سے منور ہوکر اور بعض نے اپنی عقل خداداد کی ہدایت اور رسائی سے مدد حاصل کرکے ایسا کیا تھا اور کرتے ہیں مگر ہمارا اعتقاد ہی کہ کامل تعلیم اور کامل اعمال انمیں سے ہرگز کسی کے نہ تھے کوئی تعلیم میں ناقص ٹھہرا اور کوئی عمل میں مگر یہہ نسل تعلیم و عمل میں ہرگز ناقص نہ تھا لیکن کامل تھا چنانچہ یہودیوں کے عالم و فاضل فقیہوں اور فریسیوں نے بھی اُسکی تعلیم میں ہرگز کوئی نقص نہ پایا اور مجبور ہوکر اقرار کیا کہ وہ خدا کی طرف سے ہی اور لوگ اقرار کرتے تھے کہ ہرگز ہرگز وہ انسان کی مانند تعلیم نہیں دیتا نہ فقیہوں کیطرح بلکہ اختیار والے کیطرح بولتا ہی اور وے دنگ ہوجاتے تھے اور اُسنے خود لوگوں کے روبرو دعوی کیا کہ کون تم میں سے مجھ پر گناہ ثابت کرسکتا ہی بلکہ اُسکے دشمنوں نے بھی ہرگز اسمیں کوئی گناہ و نقص نہ پایا بلکہ پنطوس پلاطوس حاکم نے بھی بعد تحقیقات اقرار کیا کہ میں اس شخص میں کچھ قصور نہیں پاتا اسلئے میں اس راستباز کے خون سے پاک ہوں علاوہ بریں اگر اُسمیں نقص و عیب ہوتا تو وہ ہرگز اپنی موت کے بعد تیسرے روز قیام نہ پاتا بلکہ اَوروں کیطرح وہ بھی موت کے تحت میں رہتا لیکن وہ تو تین دن کے بعد جی اُٹھا ہی اور موت اور قبر پر غالب ہوا ہی- کیونکہ خود بے گناہ تھا- اکثر الہام کے کلام میں بھی مذکور ہی کہ وہ نسل قطعی بے گناہ ہوگا اور اُسکے مُنہہ میں چھل بل نہ پایا جاویگا- تاہم وہ اَوروں کے گناہوں کے لئے مارا اور گھایل کیا جاویگا- فی زمانہ دوست و دشمن اُسکی تعلیم و عمل کو اعلیٰ درجہ پر خیال کرنے اور اُسکی پیروی میں سعی و کوشش کرتے ہیں- ہم نے آجتک نہیں پڑھا اور نہیں سُنا کہ کوئی صاحب عقل و مذہب شخص اپنی قلم و زبان سے یہہ ظاہر کرتا ہو کہ خداوند عیسیٰ مسیح کی تعلیم و عمل میں فلان فلان نقص اور عیب موجود ہی- البتہ جاہل اور شریر لوگ تو جو کچھ زبان پر آیا بے سوچ اور بغیر دلیل کے بول دیتے ہیں- خداوند مسیح کی بعض بعض نبوتیں اور پیشینگوئیاں حرف حرف تکمیل کو پہنچ گئی اور بہت ایسی ہیں جو پوری ہوتی جاتی ہیں- باقی بعض ہیں جو ضرور پوری ہونگی- اُسکی نصایح اور اُسکی تعلیم اور اُسکی نبوتیں اور پیشینگوئیاں اور اُسکا اپنا عمل و چال چلن سب انجیل شریف میں مندرج ہی- جو چاہے مطالعہ کرکے دیکھ سکتا ہی کہ یہہ بیشک کامل تعلیم و عمل کا کامل نمونہ ہی جسکی پیروی سے انسان بھی کامل ہوتا جاتا ہی- (دوم کہانت) کاہن نیز سردار کاہن وہ شخص تھا جو خدا کے حکم کے مطابق قربانی گذرانتا اور منت و سماجت کرتا تھا اور یہہ فقط اپنے لئے نہیں بلکہ اپنے اور اپنی قوم و گروہ اور خاندان کیواسطے کرتا تھا البتہ شرط یہی ہی کہ تائب ہوکر اُس اصل برہ پر بھروسہ رکھکر اُسکی یادمیں نشان کے طور پر قربانی گذرانتا اور منت و سماجت کرتا تھا+ (باقی پھر)

راقم

پی سی اوپل- از فیروزپور

جنڈیالہ

یہ قصبہ گورو کا جنڈیالہ کہلاتا ہے - پنجاب میں اور بھی کئی ایک جنڈیالے ہیں پر گورو کا جنڈیالہ اور کوئی نہیں یہ قصبہ امرتسر سے ۱۱ میل کے فاصلہ پر اُس شاہی سڑک کے کنارہ پر واقع ہے جو پشاور سے کلکتہ کو جاتی ہے - نارتھ ویسٹرن ریلوے کا سٹیشن جسکا نام جنڈیالہ ہے یہاں سے ۱ میل کے فاصلہ پر ہے - آبادی اسکی قریباً چھ ہزار ہے ہندو زیادہ ہیں پر مسلمان کم - سکھ و بھابڑوں کا زور زیادہ ہے ✣

اس شہر میں ایک پُرانا دربار ہے جسکی بابت کہا جاتا ہے کہ تین سو سال سے زیادہ کا پُرانا ہے - گورو ہندال کے خاندان میں سے کسی شخص نے اسکو تعمیر کیا تھا ✣

یہاں کے لوگوں کا پیشہ دوکانداری ہے پیتل اور کانسی کے برتن بڑی کثرت سے بنتے ہیں ✣

پولیس سٹیشن - ڈاکخانہ - تار گھر - سرائے اور سکول کے علاوہ مشن کا ہسپتال موجود ہے ✣

روحانی کام

۴۰ سال سے زیادہ کا عرصہ ہوا ہے کہ چرچ مشنری سوسائٹی نے اس جگہ کو اپنے کام کیواسطے چن لیا - مشن سکول کھولا گیا اور ایک کیٹی کسٹ کام کرتا رہا - کئی ایک وجوہات کے باعث سکول توڑ دیا گیا پر مناد کام کرتے رہے - چونکہ یہاں کی زمین سخت ہے اسلئے جسقدر کہ پھل نظر آنا چاہئے نظر نہیں آتا ✣

اسوقت اس جگہ میں تین سوسائٹیوں کا کام ہوتا ہے ✣

(۱) چرچ مشنری سوسائٹی ✣

(۲) چرچ اوف انگلنڈ زنانہ مشنری سوسائٹی ✣

(۳) پنجاب میڈیکل مشنری سوسائٹی ✣

چرچ مشنری سوسائٹی کیطرف سے ایک کیٹی کسٹ دیہات میں منادی کرتا ہے اور علاوہ اسکے جنڈیالہ کی کلیسیا کے نیٹو پاسٹر کا کام بھی اسی کے سپرد ہے ✣

چرچ اوف انگلنڈ زنانہ مشنری سوسائٹی کیطرف سے چار مس صاحبان معین ہیں سپرنٹنڈنٹ لیڈی مس پارسلی صاحبہ جنڈیالہ و دیہات میں کام کرتی ہیں - علاوہ اسکے اسی سوسائٹی کے متعلق تین دیسی بیبیاں بھی انکے کام میں مدد کرتی ہیں - باقی کی تین مس صاحبان بھی اگرچہ کام کرتی ہیں پر انہوں نے پورے طور پر اپنے کام کو شروع نہیں کیا - فی الحال اُنکا خاص کام اس ملک کی زبان تحصیل کرنا ہے - اُمید ہے کہ وہ بھی بہت جلدی امتحان پاس کرنیکے بعد اپنے کام کو شروع کر دینگیں ✣

جنڈیالہ اور اسکے گرد نواح میں لڑکوں اور لڑکیوں کے دس سکول ہیں - ایک اور سکول یکم نومبر کو کھولا جاویگا - یہہ سکول گورنمنٹ یا کسی سوسائٹی کی طرف سے مقرر نہیں کئے گئے - پر مس پارسلی صاحبہ نے اپنی اور اپنے دوستوں کی مدد سے انکو قایم رکھا ہوا ہے سوسائٹی کی طرف سے صہ ماہواری مدد ملتی ہے - اسوقت ان سکولوں میں قریباً ۲۰۰ لڑکے اور لڑکیاں دینی اور دنیاوی تعلیم حاصل کرتے ہیں - مس پارسلی صاحبہ خود یا کسی مددگار کی مدد سے ملاحظہ کرتی رہتی ہیں - ان سکولوں کا شش ماہی امتحان جنڈیالہ میں ہوا کرتا ہے ہم اس بات کو بڑی خوشی سے تصدیق کرتے ہیں کہ امتحان کیوقت سکولوں کی ترقی خاطر خواہ معلوم ہوتی ہے ✣

بیشتر اس سے جبکہ چرچ اوف انگلنڈ زنانہ مشنری سوسائٹی نے ۱۸۷۹ء میں اسجگہہ کو اپنے کام کے واسطے چُنا فقط ایک بپتسمہ ہوا تھا - پر تب سے اسوقت تک ۷۰ بپتسمے اور ہوئے ✣

اسوقت یہاں کے مسیحیوں کی تعداد ۹۱ ہے - اگرچہ وے سب یہاں کے باشندے نہیں ہیں - پر یہاں کے رہنے والے مسیحی ہوکر باہر چلے گئے - علاوہ اسکے کئی ایک یہاں کے باشندوں میں سے باہر جاکے مسیحی ہوئے ✣

بہت سے لوگ اپنے دل میں خداوند مسیح کو برحق نجات دہندہ جانتے ہیں اور انہیں پورا یقین ہے کہ خداوند یسوع مسیح کے سوا اور کوئی نجات دہندہ نہیں ہے - پر وے اپنی بزدلی سے دُنیا کے ڈر کے مارے ظاہرا اقرار نہیں کرتے (ایک لکچر سے جو کسی وقت اپنے موقع پر ظاہر ہوگا یہہ بات ظاہر ہو جاویگی) اُمید ہے کہ وہ وقت جلد آویگا جبکہ یہاں کے بہت سے لوگ خداوند یسوع کی خاطر اپنے بدنی دُکھ کو گوارا کرینگے - اور ظاہر طور پر اسکا اقرار کرینگے - نہیں تو خداوند یسوع اپنے فرشتوں آگے اُنکا انکار کریگا ✣

ان کاموں کے علاوہ مس صاحبان کیطرف سے ایک اور مناد گاؤں میں کام کرتا ہے - وہ بھی کسی سوسائٹی کیطرف سے نہیں پر مس صاحبان کی اپنی ہمت سے ہے ✣ ریڈنگ روم جسکا مفصل حال آگے آویگا مس پارسلی صاحبہ کی ذاتی کوشش کا نتیجہ ہے ✣ (باقی آئندہ)

راقم وارث الدین

اعلان عام

یا تو ناظرین نور افشاں اخبار کو دیکھتے نہیں - یا اگر دیکھتے ہیں تو بعض کو نسیان کا مرض ہو جاتا ہے - مبشر انجیل کی نسبت سبکو معلوم ہے کہ اب میرا کچھ دخل نہیں - اب تو ایڈیٹر منیجر وغیرہ اور صاحبان ہیں - میں بھی صرف ایک غیر مستحق ناظر ہوں - آپ مہربانی سے مجھکو اسکی نسبت کچھ نہ لکھا کریں اور جو صاحب میری طرف تحریر فرما چکے ہیں - وہ اس پتہ پر مکرر اپنی تحریریں بھیجیں ”ایڈیٹر مبشر - بٹالہ ضلع گورداسپور“

راقم

رحمت مسیح واعظ - سابق ایڈیٹر مبشر حال واعظ انجیل ڈیرہ نانک

واقعات اور آرائیں

بعض لوگ سوال کرتے ہیں کہ "کیا رما بائی عیسائی ہی؟" بجواب اسکے بمبئی کی مس ہاورڈ زور دیکر فرماتی ہیں کہ وہ عمل و تجربہ میں ایک مسیحی لیڈی ہی۔ شاید یہہ خیال بعض اشخاص کو بدیں وجہ گذرا ہی کہ جو کام اُنہوں نے اختیار کیا ہی کسی موجودہ مشن یا کلیسیا سے بالکل غیر متعلق ہی جس کام کے کرنیکا انکا منشا ہی بخیال بندہ تہ موصوفہ کے عیسائی کام نہیں تو بھی ایک حب الوطنی کا کام ہی جو غالباً ایک مسیحی دل اختیار کریگا +

مکتی فوج کا مشہور پرچہ "وار کرائی" ناقل ہی۔ کہ سالویشن آرمی انگلستان میں دس ہزار پونڈ (ایک لاکھ روپیہ) ہندوستان کے کام کے لئے جمع کر رہی ہی جس سے قریب سو یا دو سو افسیر ولایت سے اُوز اس ملک میں آسکیں۔ بعض خیال کرتے ہیں کہ سالویشن آرمی چند طریقوں میں فضول خرچ ہی۔ لیکن اس بات کا انکار نہیں ہوسکتا کہ افیسران پر سرکار کا کل خرچ بمقابلہ انکی تعداد کے کسی مشنری سوسائیٹوں سے بہت کم ہی۔ بیشک اہل آرمی سفر زیادہ کرتے ہیں لیکن ہمیں شک ہی کہ انکا سفر خرچ بہ نسبت اُس سفر خرچ کے جو مشنری سوسائیٹوں کو اپنے کارگذاروں کے سالانہ مہینے دو مہینے کے واسطے پہاڑوں پر تبدیل آب و ہوا کی غرض سے جانے میں اُٹھانا پڑتا ہی۔ ہم خوش ہیں کہ آرمی بحالت ان اخراجات کے ہندوستان میں روحوں کے بچانیکے کام میں مشغول ہی جس سے کبھی شرمندہ نہ ہوگی

یورپ اور انڈیا۔ مراج مین خیال کرتا ہی کہ انگریز اور روس کیوں وہ کام جسکی تکمیل کے لئے بالآخر وہ دونوں ارادہ رکھتے فوراً انجام نہیں دیتے ہیں۔ یعنی اپنی ریلویز افغانستان میں ملادیں اور ایک سرا سر ریلوے ہمارے لئے ڈورشریٹ تک کھول دیں۔ ہر ایک والی وریجی باعث اس امر کا مقتضی ہی۔ کیونکہ یہہ دونوں طاقتیں دوسرے ایک دوسری پر غرّانی ہیں؟ ریلوے کے ملادینے سے انگلستان اور روس کو پولٹکل مسائل باہمی بمصالحت طے کرنیکے لئے اس صورت میں بڑی بھاری مدد و تقویت حاصل ہوگی +

ایک ہمعصر کا اس امر کی نسبت کہ فی الحال جو صنعتی اسٹامپ ڈاک بنانیکے جعل و جرم میں چند آدمی بمبئی میں گرفتار ہوئے یہہ خیال ہی کہ درحالیکہ وہ لوگ ایسے صناع ہیں کہ ایسے ٹکٹ اُنہوں نے بنائے جو سرکاری ڈاک ٹکٹوں سے مطلق مشابہ ہیں عدیکہ کوئی ہوشیار آدمی بھی بذریعہ آئی گلاس کے اُنمیں تمیز نہیں کرسکتا صرف ایک چھوٹے ستارہ کا کسی جگہ سے فرق رہگیا ہی تو گورنمنٹ بجائے اُنکو سزا دینے کے ہندوستان میں ایک کارخانہ ٹکٹ جاری کرکے ان لوگوں سے ٹکٹ بنواکر کام میں لائے اور ولایت سے ٹکٹوں کو چھپواکر منگانیکی وقت و صرف سے بچ جائے اور یوں سرکار کا فایدہ اور اُن لوگوں کو جعلی ارتکاب سے محفوظ و برسر معاش رکھنے کا باعث ہوگا +

سُنا گیا ہی کہ انگلستان کے پادری بی الف کمسٹن صاحب چند مشنریوں کو اپنے ہمراہ لیکر جلد جاپان کو روانہ ہونیوالے ہیں۔ ان سب مشنریوں کا خرچ صاحب موصوف ہی گرہ سے دینگے۔ ایسی خبر سننے سے تازگی و تقویت دلی حاصل ہوتی ہی کہ خداوند کے خادم غیر ممالک میں انجیلی بشارت پہنچانیکے لئے اپنا ہی روپیہ خرچ کرتے ہیں۔ خداوند اس ہمت پر برکت نازل فرماوے +

مسٹر سٹنلی مشہور سیاح افریکہ کی شہرت و ہر دلعزیزی اسقدر بڑھی ہوئی ہی کہ (وائکس ورک) موی کارخانوں کے چالیس سے زیادہ مالکوں نے انکی اُس پوشاک کو خریدنے کا اشتیاق کیا ہی جو وہ اُسوقت پہنے ہوئے تھے جبکہ یورپین اوّلاً اُن تک پہنچے مسٹر سٹنلی نے اپنی سفید ٹوپی جسکو پہنے ہوئے اکثر انکی تصویر کھینچی گئی مع اُس خنجر او تلوار کے جو وہ سیاحت افریکہ میں لگائے ہوئے تھے اور جسکو عرب لوگ طلسم خیال کرتے تھے از کین سٹنلی نمایش گاہ میں بھیجی ہی۔ انہیں انکی تصویر کے حق اشاعت کے لئے ایک ہزار پونڈ دیا گیا ہی +

پروگریس ناقل ہی کہ جو کچھ پونا میں عام اخلاق کے حق میں کارروائی ہوئی مناسب ہی کہ ہندوستان کے دیگر شہروں میں بھی اسکی تقلید کی جائے جس سے ملک کو بڑا فایدہ حاصل ہوگا۔ چالیس پچاس شریف لوگوں کا ایک گروہ مقرر ہوا ہی تاکہ عام جگہوں میں تماشوں کے متعلق فحش گیت گانا اور فحش حرکت کرنا مسدود کیا جائے کیا ایسی نظیر ہمارے درمیان قایم نہیں ہوسکتی؟ ناظرین واقف ہیں کہ بعض تیوہاروں کے موقع پر خاصکر ایام ہولی میں فحش کلمات گیت جو انسانی کان کے سننے کے لایق نہیں گلی کوچوں میں علانیہ بلاخوف عقوبت گائے جاتے ہیں اور مذہبی لباس کی اوٹ میں تمام مردوں عورتوں اور بچوں کے کان پڑتے ہیں۔ عام اخلاق پر اسکی جو کچھ تاثیر ہوتی ہی محتاج بیان نہیں ہی +

وراج مین مظہر ہی کہ مسٹر ہڈسن ٹیلر۔ ڈاکٹر اشمور اور دیگر صاحبان نے چین کے واسطے ایک ہزار مشنریوں کے بھیجے جانیکی اپیل کی ہی۔ انگلستان میں ایک مجمع تقدس میں جو حال میں منعقد ہوا تھا۔ چرچ مشنری سوسائٹی کے سکرٹری صاحبان کو چند احباب نے ایک میموریل بھیجا ہی جسمیں التجا کی گئی ہی کہ فوراً ایک ہزار نئے مشنری طلب کئے جائیں۔ جنرل بوتھ سنہ ۱۸۹۱ء کے لئے غیر ملکوں میں کام کرنے کیواسطے کئی ہزار افیسر مانگتے ہیں +

آفتاب پنجاب ناقل ہی کہ لالہ روشن لعل صاحب بیرسٹر ایٹ لا کی شادی کے متعلق ہم نے بہت خوشی سے ان فقرات کا مطالعہ کیا کہ اس شادی کیوجہہ سے معتقدین

کی نسبت برادری کا پستہ کی ناراضی اور انکے برادری کے قطع تعلق کر لینے کی خبر جو اخبارات میں شایع ہوئی تھی وہ بالکل لغو اور باطل تھی۔ طرفہ تر یہہ کہ اس خبر کے متعلق ہمارے معزز و محترم ہمعصر ہندوستانی تحریر فرماتے ہیں کہ ہمیں نہایت معتبر ذریعہ سے خبر ملی ہو کہ ہنوز اس شادی کا انعقاد ہی عمل میں نہیں آیا۔ اگر یہہ سچ ہو تو اور بھی حیرت کا مقام ہو کہ ایسی خبروں کے گھڑنیوالے ابتداً کون صاحب تھے جنکی عنایت سے بہت سے اخبارات میں اندراج پاکر یہہ خبر تمام دنیا میں شایع ہوگئی ✤

ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان کی خبر ہو کہ پچھلے دنوں کسی دل لگی باز نے یہہ بے بنیاد خبر اوڑا دی کہ اگر مسلمان اپنے لڑکوں کا ختنہ نہ کرائینگے تو سرکاری آدمی اُنکا جبراً ختنہ بھی کردینگے اور شکم پرواج بھی دینگے۔ اس وحشت ناک خبر سے لوگ گھبرا گئے اور راتوں رات بچوں کے ختنے شروع کر دئے سیکڑوں بچے مختون ہوگئے۔ ایک ہلچل مچ گئی۔ ہر چند دانشمندوں نے سمجھایا کہ یہہ بازاری گپ ہو مگر لوگوں کا وہم دور نہ ہوا آخر کوتوال شہر نے اپنی حکمت عملی سے سمجھا بجھا کر لوگوں کا وہم دور کیا۔ مگر اس عرصہ میں نائیوں کی چاندی ہوگئی ✤

موضع اہن علاقہ قادر آباد میں ایک ہندو جیون نامی نے کسی تکرار پر غصہ میں آکر اپنی بھاوج کی گردن پر جو پہلے سے بیمار تھی مُکا مارا وہ مرگئی۔ نمبردار دیہہ نے وارثوں کو لاش جلانے سے روکدیا اور تھانہ میں اطلاع کردی پولیس نے ملاحظہ ڈاکٹری کے واسطے لاش ہسپتال میں بھیجدی اور ملزم کا چالان عدالت ضلع میں کردیا۔ اب ملزم سے صفائی کے گواہ طلب کئے گئے ہیں۔ دیکھئے نتیجہ کیا برآمد ہوتا ہو ✤

لاہور کا مشہور و معروف مقدمہ ازالہ حیثیت عرفی جو مسٹر وار برٹن سپرنٹنڈنٹ پولیس کیطرف سے بنام متعلقین اخبار ٹریبون دائر تھا اور جسکے حالات مفصل کارروائی روزانہ لکھنے کے لئے تمام اخبارات وقف ہورہے تھے تاریخ ۱۰ اکتوبر ۱۸۹۰ء کو پیشگاہ مسٹر کینیڈی صاحب بہادر اسسٹنٹ کمشنر لاہور سے فیصلہ ہوگیا۔ سردار دیال سنگھ پروپرائٹر اخبار ٹریبون کے حق میں حکم ادائے دو ہزار پانسو روپیہ جرمانہ کا صادر ہوا۔ اور بابو سینلا کانت ایڈیٹر اخبار مذکور مستوجب ادائے جرمانہ ایک ہزار روپیہ کا ٹھہرایا گیا۔ اور احمد علی پرنٹر مستغاث علیہ نمبر ۳ جسکو مستغیث نے معافی دیدی تھی بری کیا گیا۔ جرمانہ فوراً ادا ہوگیا اور مقدمہ داخل دفتر ہوگیا ✤

رفیع الاخبار بنارس لکھتا ہو کہ امریکہ میں چند اشخاص کی ایک کمپنی قایم ہوئی ہو جسکا یہہ عجیب ارادہ ہو کہ مصنوعی پانی برسائے۔ ترکیب یہہ بتلاتے ہیں کہ بڑی بلندی سے ایک آواز توپ کی مانند پیدا کی جائے تو جو نمی فضا میں جمع رہتی ہو وہ بصورت بارش زمین پر برسیگی دو ہزار روپیہ کے خرچ سے پہلی دفعہ اسکی آزمایش کیجائیگی کمپنی کو اپنے ارادہ کے پورے ہونے پر یقین کامل ہو ✤

وہی اخبار لکھتا ہو کہ یورپ کے ایک اُستاد نے مقناطیسی قوت کا ایک مصنوعی آدمی بنایا ہو جو دیکھنے میں پچیس برس کا خوبصورت جوان معلوم ہوتا ہو موسم گرما کے کپڑے پہنے ہوئے ہو اور چمڑے کے دستانے اور نہایت خوبصورت جوتا چڑھائے ہوئے ہو۔ اسکا کام یہہ ہو کہ سڑک پر گاڑی دھکیلتا پھرتا ہو جسمیں دو چار آدمی سوار ہوتے ہیں جب کوئی اُسکو کرایہ دیتا ہو تو وہ ٹوپی اُتار کر سلام کرتا ہو۔ اسکی کل میں چھ گھوڑوں کی طاقت ہو اسلئے گاڑی نہایت تیزی سے چلتی ہو ✤

قیصر الاخبار بحوالہ وزیر الملک لکھتا ہو کہ جناب مسٹر گاڈفری صاحب اسسٹنٹ پولیٹکل ایجنٹ بہادر علاقہ ژہوب سے بوجہ بیماری ۳ ستمبر کو بسواری ڈولی کراچی کو آرہے تھے۔ ایک افغان نے سوار پر جو صاحب ممدوح کے ہمراہ تھا پستول چلایا مگر خالی گیا۔ کہار ڈولی چھوڑ کر بھاگ گئے۔ صاحب بہادر کی آنکھ کھلی باہر نکلکے دیکھا کیا ماجرا ہوا۔ ڈولی سے قدم باہر رکھتے ہی افغان جیوان نے پستول اُٹھاکر فائر کیا خطا کرگیا۔ صاحب بہادر کے پاس بھی پستول تیار تھا۔ فوراً افغان پر فیر کیا اور اسکو زخمی کرکے گرفتار کرلیا۔ سوار اور کہار سب آموجود ہوئے صاحب نے افغان مجروح سے دریافت کیا کہ تمنے ایسی ناشایستہ حرکت کسواسطے کی؟ جواب دیا کہ میں نے قسم کھائی تھی کہ غازی ہونگا۔ اب غازی صاحب گرفتار اور زیر معالجہ ہیں دیکھئے کیا انجام ہوتا ہو ✤

پایونیر مظہر ہو کہ علیگڈھ کے ہندو اور مسلمانوں میں نااتفاقی یہانتک بڑھگئی ہو کہ حضور لفٹنٹ گورنر نے امن قایم رکھنے کے واسطے دست اندازی لازمی خیال کی ہی۔ تھوڑے عرصہ سے ہندوؤں نے رزولیوشن پاس کئے ہیں جنکی روسے یہہ قرار پایا ہو کہ مسلمانوں کو ہندوؤں کے سوشیل تعلقات اور کاموں سے علیحدہ کیا جائے اگر اس امر کو ایسا ہی رہنے دیا جاتا تو غالباً مسلمان بھی ایسے ہی انتظام کرتے اور امن میں لازمی طور پر خلل واقع ہوتا اسلئے حضور لفٹنٹ گورنر نے ڈویزن کے کمشنر کو مطلع کیا ہو کہ دونوں قوموں کے سرگروہوں کو حضور ممدوح کی ناراضی سے واقف کریں۔ اور بالخصوص ہز آنر اُن تحریروں کے برتاؤ کو سخت مذموم ظاہر فرماتے ہیں جنہوں نے باوجود دعوی تعلیم و ذہانت مخالفت پھیلانیکا شیوہ اختیار کر رکھا ہو اور وہ چاہتے ہیں کہ جو لوگ اس سے باز نہیں آتے اُنکے نام بھیجے جائیں تاکہ اُنکو درباریوں کی فہرست سے خارج کیا جائے۔ اور سرغنوں کو یہہ بھی بتا یا جائیگا کہ اگر امن میں کوئی خلل ہوا تو اُنکو پورے طور پر ذمہ وار قرار دیا جائیگا ✤

نامہ نگار رہبار مظہر ہیں کہ سراوھوں کے ایام میں برہمن لوگ گلی کوچوں میں جوق جوق پھرتے ہیں تاکہ کوئی آواز دیکر نیوتہ دیدے۔ اور اسقدر بکثرت کھاتے ہیں کہ شکم تاک تک پُر ہو جاتا ہو۔ ایک بازاری عورت نے جو پہلے ہندو تھی لیکن مسلمان ہوگئی اور گناہ کا پیشہ اختیار

کہ ایک ہندو آدمی کے ساتھ سور کا گوشت تناول کیا خبر ہونے پر مسلمانوں نے اُسکا حقہ پانی بند کر دیا۔ برادری جمع کر کے فتویٰ لیا گیا۔ مولوی صاحب نے فتویٰ دیا کہ اگر یہہ عورت چالیس سے زیادہ فقیروں کو کھانا کھلاوے اور تین روز تک غسل کرے اور توبہ کرے (حرام کاری سے نہیں لیکن سور کھانے سے) اور ہندو کے ہاتھ کا پکا ہوا کھانا نہ کھاوے تو برادری میں شامل کیجا سکتی ہی۔ یہہ عورت برہمنی تھی اب کہتی ہی میں پھر ہندو ہو جاؤنگی +

وزیر ہند لکھتا ہی کہ ریاست حیدر آباد کے چند اعلیٰ (دیگر یورپی) سرداروں نے اتفاق کر لیا ہی کہ استعفا دیدو۔ اور گورنمنٹ نظام کو یوں چکر میں ڈالو مناسب ہی کہ گورنمنٹ نظام سب کے استعفے منظور کرلے اور اپنی جیرت سے بتاوے کہ حکومتوں کا انتظام ایک یا دو چار کی ذات پر منحصر نہیں ہی۔ اگر وہ مستعفی ہو جائیں گے تو کیا حکومت ہی جاتی رہے گی؟ خود ریاست میں لائق لوگ پیدا ہو سکتے ہیں +

گورنمنٹ ہند کو شبہ پیدا ہوا ہی کہ امیر کابل ناجائز طریق سے بہت سا جنگی سامان ہندوستان سے منگوایا کرتے ہیں۔ اسواسطے اُسنے حکم دیا ہی کہ جنگی سامان کے جتنے پارسل بنام امیر صاحب پشاور سے بھیجے جاویں اُنکی روانگی سے پہلے صاحب ڈپٹی کمشنر اُن پارسلوں کو کھولکر امتحان کیا کریں۔ اور جس لائسنس کے مطابق وہ سامان خریدا گیا ہی اُسکے ساتھ ہر ایک چیز کا مقابلہ کریں اور دیکھیں کہ کوئی چیز لائسنس سے زیادہ تو نہیں بھیجی گئی اور یہہ سب دیکھ بھال کر پارسلوں کو اپنے سامنے بند کرادیں اور تب آگے روانہ ہونے دیں +

مرشد آباد کے اخبار نے امیر کابل کے تعصب کی بڑی شکایت کی ہی۔ وہ لکھتا ہی کہ اب کے سال محرم میں امیر کابل نے تعزیوں کے اُٹھانے کے بارہ میں سخت ممانعت کی جسکی وجہہ سے تعزیوں کا اُٹھانا موقوف رہا امیر کابل بڑے متعصب معلوم ہوتے ہیں۔ حکمران ملک کے لئے تعصب مذہبی ملک داری کے خلاف ہی۔ اسال حکم امتناعی سے شیعوں کو سخت رنجش ہوئی +

نامہ نگار لاڈوہ ضلع انبالہ سے لکھتے ہیں کہ ایک بیوہ عورت قوم بنیاں نے اسقاط حمل کی کوشش کی سقط نہ ہوا آخر کو بچہ پیدا ہوا تو اسکو زندہ گاڑ دینے کی فکر میں تھی کہ پولیس نے گرفتار کر لیا اور بچہ کو پرورش کرنیکی تاکید کی۔ مگر اس عورت نے کسی طرح بچہ کو مار ڈالا اور پولیس نے بعد ملاحظہ ڈاکٹری اُسکو دفن کرادیا۔ نامہ نگار لکھتے ہیں کہ یہہ مذموم و خوفناک نتایج عدم جواز شادی بیوگان کے باعث ظہور میں آتے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ مقام تھانیسر میں قریب پانسو ایسی بیوہ ہیں جنکی عمر ۱۶ یا ۱۷ برس کے اندر ہی اگر انکو دوسری شادی کی اجازت ملے تو بہت اچھا ہو۔ برہمنوں نے ہندو قوم کو برباد کر رکھا ہی۔ ریل کا کام بڑی سرگرمی و سرعت سے ہو رہا ہی اُمید ہی کہ نومبر سنہ حال میں انبالہ سے دہلی تک ریل جاری ہو جائیگی +

لاڈوہ کے کل ممبران میونسپل بنیاں لوگ ہیں اور مطلق بے علم ہیں۔ پندرہ برس سے یہہ لوگ ممبر چلے آتے ہیں انکی تبدیلی نہیں ہوتی۔ حالانکہ گورنمنٹ کا حکم ہی کہ تیسرے برس ممبروں کی تبدیلی ہوا کرے مگر اسجگہہ معاملہ برعکس ہی صاحب ڈپٹی کمشنر انبالہ اسطرف توجہ فرمائیں +

مطابق حساب اخبار پروگرس مدراس۔ بیبل میں ۳۵۶۶۴۸۰ حروف ہیں۔ الفاظ ۷۷۳۶۹۲ آتیں ۳۱۱۷۳۔ ابواب ۱۱۸۹۔ کتابیں ۶۶۔ لفظ "خداوند" ۱۸۵۵ مرتبہ۔ بیبل کی درمیانی آیت ۱۱۸ زبور کی ۸۔ آیت ہی۔ عزرا۔ ۷ باب ۲۱۔ آیت میں الف بے تے کے کل حروف ہیں بجز حرف جے کے۔ دوسرے سلاطین کا ۱۹ باب اور یسعیاہ کا ۳۷ باب یکساں ہیں۔ آستر کے ۸ باب کی ۹۔ آیت سب آیتوں سے بڑی ہی۔ یوحنا کی انجیل کے ۱۱ باب کی ۳۵۔ آیت ہی۔ ۱۰۷ زبور کی ۸۔ ۱۵۔ ۲۱ و ۳۱۔ آیات یکساں ہیں۔ ۱۳۶ زبور کی ہر ایک آیت کا آخر یکساں ہی +

ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

امریکہ میں ایک عالمگیر نمایش ۱۸۹۲ء میں بڑی دھوم دھام سے ہوگی ہندوستان سے بھی ہر طرح کا اسباب اور کاریگر طلب کئے جاینگے +

فرانس کو روس کی دوستی پر بڑا بھروسا ہی۔ روس فرانس کو اپنا بازو سمجھتا ہی +

فرانس میں بیان کیا جاتا ہی کہ روس ایک وقت میں دس لڑائیاں فیجابلی کے ساتھ کر سکتا ہی +

قسطنطنیہ میں ۹۔ اکتوبر کو برسر بازار ایک اور ہنگامہ ہوا۔ ارمینیا کے بڑے امام پر ایک ارمنی نے گولی چلائی امام بچ گیا اور مجرم گرفتار کیا گیا +

امریکہ میں ڈکیتوں نے بالٹی مور کے قریب ریل پٹری سے گرادی۔ تین مسافر مر گئے اور ایک زخمی ہوا +

ترکستان کے روسی گورنر جنرل ریوسکی جارجوئی سے براہ ہاموں کرکی میں آئے ہیں۔ جنرل موصوف بھاری جماعت مصاحبوں اور اردلیوں کی اپنے ساتھ لائے ہیں +

افواہ ہی کہ امیر کابل بلخ کو روانہ ہونیوالے ہیں۔ افغانی بلخ اور روسی کرکی دونوں مقام آپسمیں نہایت قریب ہیں۔ بدیں وجہہ شبہ کرتے ہیں کہ امیر کا ارادہ روسیوں سے سازش کرنیکا ہی +

امریکہ میں فرقہ مارمن کے پادریوں نے عہد کیا ہی کہ وہ ایک مرد کو ایک سے زیادہ عورات سے شادی کرنیکی ہرگز اجازت نہ دینگے۔ کیونکہ یہہ رسم وحشیانہ اور ناجائز ہی +

سال حال میں نارتھ ویسٹرن ریلوے کے اخراجات ضروری کے لئے گورنمنٹ ہند نے ۴۳۱ لاکھ ۳۵ ہزار ۶ سو ۲۵ روپیہ منظور کیا ہی۔ اسکو ملا کر ریلوے مذکور پر کل خرچ جو اب تک ہوا ہی ۳۲۸ کروڑ ۱۲ لاکھ ۶۹ ہزار ۵ سو ۵۲ روپیہ ہوتا ہی÷

اخبار عام لاہور ۱۵- اکتوبر مظہر ہی کہ ایڈیٹر اخبار ٹریبون پر سردار برجن تازہ نالش پیش کرینگے۔ شاید یہہ نالش اُس چٹھی کی بنا پر ہوگی جو ایڈیٹر مذکور نے کلکتہ کے ایک اخبار میں شایع ہونیکے لئے بھیجی تھی÷

سُنا گیا کہ لاہور کے بازار رچھووالی میں پہر رات کے وقت اینٹیں پڑتی ہیں۔ اُمید ہی کہ دہلی کے کنسٹیبلان کے موافق یہہ اینٹیں پھینکنے والے بھی ضرور گرفتار ہونگے÷

ضلع لاہور میں دو مہینے کے اندر پندرہ واردات قتل کی واقع ہوئیں۔ انمیں ۳ وہ ہیں جو ۵ تاریخ اکتوبر کی درمیانی رات ہوئیں بھی شامل ہیں÷

کانگریس کا اجلاس جو کلکتہ میں ہونیوالا ہی اُسکی منتظم کمیٹی کے کل ممبر ہندو ہیں ایک بھی مسلمان اسمیں شریک نہیں ہوا÷

مہر نیمروز مخبر ہی کہ کلکتہ میں عیسائیوں کیواسطے ایک مدرسہ صنعت جاری کرنیکی تجویز درپیش ہی۔ ہندوستان کے بڑے شہروں میں جہاں زیادہ آبادی عیسائیوں کی ہی اس قسم کے مدرسے جاری ہوں تو بہت بہتر ہوگا÷

کلکتہ میں تعلیم یافتہ لوگوں نے مٹھائی کی دوکانیں کھولی ہیں۔ ہندوستان کے تعلیم یافتہ لوگ پیشہ حرفت وصنعت وتجارت میں مشغول ہوں اور نوکری کی تلاش میں مارے مارے نہ پھریں تو ترقی ملک متصور ہی÷

بریسال کے آنریری مجسٹریٹ بابو ہیرو چند بوس وہاں کے مجسٹریٹ کے حکم سے معطل کئے گئے ہیں کیونکہ وہ ایک بازاری عورت کے مکان پر شرمناک بدمست حالت میں پائے گئے÷

کلکتہ کا ایک اخبار لکھتا ہی کہ ہندوستان میں سونے کی کل کانیں ۱۴۱ ہیں انمیں ۱۱۔ ایسی ہیں جنمیں سے سونا نکلتا ہی۔ باقی میں سے محنت زیادہ اور سونا بہت تھوڑا نکلتا ہی÷

مرشد آباد میں شیعہ اور سنیوں کا فساد بصلاح وکوشش نواب عبداللطیف خان بہادر باہمی مصالحت سے دور کیا گیا۔ آیندہ کو شیعہ لوگ قلعہ کے اندر تبرا کہینگے باہر نہیں÷

مراد آباد کے اسٹامپ فروش نیتانند پر چند شامپ غبن کرنیکا مقدمہ دائر تھا جنکی قیمت ۴۲۸ روپیہ آٹھ آنہ تھی۔ اس جرم میں اُنکو عدالت سے ۳ سال قید اور ۷۵۰ روپیہ جرمانہ ہوا÷

دکن کالج کے لڑکوں نے ایک ایسوسی ایشن اس غرض سے قایم کی ہی کہ پوشش کے لئے دیسی کپڑا استعمال کیا جائے۔ اُنہوں نے عہد کیا ہی کہ آیندہ کو وہ دیسی کپڑا پہنینگے÷

بمبئی میں آجکل پتنگ بازی کا بڑا زور ہی ایک خون بھی ہوا۔ دیکھئے ہندوستان کی یہہ خراب حالت کب سدھرتی ہی۔ مرض پتنگ بازی ہندوستان کے کل بڑے بڑے شہروں میں بکثرت لوگوں کو لاحق ہی÷

سراج الاخبار مظہر ہی کہ میرٹھ کی میونسپلیٹی نے بوجہ کمی سرمایہ علیگڈہ کالج کو بارہ سو روپیہ چندہ دینا بند کر دیا ہی÷

دہلی پولیس نے ۴- آدمیوں کو جو راجپوتانہ ریلوے پر سوار ہو کر جاتے تھے گرفتار کیا ہی۔ یے مسافران ریل کو کھانے میں زہر کھلا کر انکا مال مارتے تھے۔ انکے پاس سے سونا اور دھتورہ بکثرت نکلا ہی÷

دہلی کا اخبار لکھتا ہی کہ کمیٹی کیطرف سے شہر کے پاخانے لکھے جاتے ہیں۔ دریائے جمن پر جو پل ہی اُسکے دونوں طرف آجکل قلعبندی کی درستی ہو رہی ہی۔ لوگ حیران ہیں کہ اسکی کیا ضرورت ہی÷

دہلی میں کپڑا بنانے کی کل جاری ہو گئی ہی۔ اسکے انجن میں بانسو گھوڑوں کی طاقت ہی۔ ۱۲ ہزار تانے چلتے ہیں۔ اتنے ہی اور چلسکتے ہیں÷

تار کی خبریں

نیویارک ۱۳- اکتوبر۔ یہاں میسرز اوبرین و ڈلن کے خشکی پر اُترنے کیوقت خیر مقدم کا خوب انتظام ہو رہا ہی÷

لسبن ۱۴- اکتوبر۔ یہہ سرکاری طور پر مشہور ہوا ہی کہ برٹش توپ والی کشتیاں باوجود ممانعت پرتگالی افسروں کے زمبسی میں پہنچ گئی ہیں÷

رامپور (کشمیر) ۱۵- اکتوبر۔ کرنل ایف ایم این ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس بھرانچ ٹنک اودہ پر یہاں ایک مہلک حادثہ گذرا۔ انکے اپنے ملازم نے شکار کھیلتے ہوئے گولی سے اُنکے بائیں پاؤں کو سخت مجروح کیا یہہ حادثہ ۱۳ ماہ حال کو اسلام آباد کے قریب ہوا÷

سکندرآباد ۱۵- اکتوبر۔ کل مسٹر گربل سابق ممبر سول سروس مدراس وحال منیجر وپروپرائٹر اخبار دکن ٹائمز نے مسٹر پٹرک گیلنگھر ایڈیٹر اخبار دکن سٹنڈرڈ پر ریزیڈنسی کورٹ حیدرآباد میں ازالہ حیثیت عرفی کا دعوی کیا۔ مسٹر ہینکٹ سی ایس نے اطلاع کو منظور کرنے پر ۵ سو روپیہ کی ضمانت کے ساتھ وارنٹ گرفتاری جاری کیا اس مقدمہ میں بھاری پارٹی اغراض پائی جاتی ہیں۔ کیونکہ ہر دو اخبارات عرصہ دراز سے ایک دوسرے پر حملہ کر رہے ہیں۔ ابھی سماعت کے واسطے کوئی تاریخ مقرر نہیں ہوئی÷

بمبئی ۱۵-اکتوبر زنجبار سے لفٹنٹ گرنیول نے جو حالات غلاموں کی کشتی کے گرفتار کرنے کی نسبت بھیجے ہیں وہ پہنچ گئے ہیں۔ جنکی کیفیت یہہ ہے کہ زمیمی میں تنازعہ برپا ہونے کے باعث ایک مقام پیبا نام میں غلاموں کا ذخیرہ ہونا شروع ہوا۔ پس جب یہہ خبر کپتان ایم کولی کے پاس پہنچی۔ کہ ایک بھاری جہاز غلاموں کا اسطرف جارہا ہے تو اسنے اُسکے مقابلہ کیواسطے کشتیاں روانہ کیں۔ لفٹنٹ گرنیول نے جسکو انکا کمانڈ تفویض تھا دس بجے رات کے جہاز مذکور کے ساتھ مقابلہ شروع کیا۔ جب کھڑا کرنے کا حکم دیا گیا تو کوئی جواب نہ آیا۔ اسپر چھرے کی بوچھار کیگئی۔ جہازیوں نے فوراً پچھلے حصہ میں عربوں کو بھر لیا در شیشہ سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ مقابلہ کیواسطے رائیفلوں سے مسلح ہیں۔ پھر لفٹنٹ گرنیول نے اپنے آدمیوں کو گولیاں برسانے کا حکم دیا جس سے ڈر کر عربی ملاح کئی غلاموں کو سمندر میں پھینک کر جہاز سے کود پڑے اور کنارہ کو تیر گئے۔ حملہ آوروں نے غلاموں کو نکالا۔ اور جمع کرنے سے معلوم ہوا کہ ۴۴ مردوں اور ۱۰ عورتوں کا ذخیرہ تھا اور زیادہ بچے تھے جنکی عمر ۸ سے ۱۲ سال تک تھی۔ تمام کنارہ پر لاکر آزاد کئے گئے۔ اور بہت ممباسا میں مشن والوں کے پاس بھیجے گئے ✣

الہ آباد - اکتوبر۔ کرنل پریڈکس پولیٹیکل ایجنٹ جیپور قایم مقام ریزیڈنٹ کشمیر مقرر ہوئے ہیں ✣

الہ آباد ۱۶-اکتوبر۔ مسٹر ہینوے ایجنٹ گورنر جنرل وسط ہند یکم جنوری کو سول سروس سے علیحدہ ہوا چاہتے ہیں ✣

بمبئی ۱۶-اکتوبر۔ گوا کی تین میونسپلٹیوں نے پرتگال کو تار بھیجا ہے جسمیں گورنر جنرل کی نسبت اعتبار ظاہر کیا گیا ہے ✣

بقیہ روئداد

نمبر ۱۲- درخواست ہیرالال ٹھیکہ دار یکہ خانہ براد ملنے معاوضہ زمین جو احاطہ تحصیل میں شامل ہوئی و نیز معاوضہ چھپر جو بحکم صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر اُٹھوایا گیا۔ حکم صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کہ یہہ معاملہ کمیٹی اور ٹھیکہ دار کے درمیان ہے کمیٹی نے کسی قانونی حوالے ہمارے پاس نہیں بھیجا۔ **تجویز** ہوئی کہ یہہ معاملہ سب کمیٹی فنانشل کے واسطے رپورٹ کے سپرد کیا جاوے ✣

نمبر ۱۳- رپورٹ سب کمیٹی بحوالہ رزولیوشن نمبر ۵ مورخہ ۷-اگست ۱۹۰۹ء مشعر تجویز کرنے سامان ضروری مدرسہ شاخ پرائمری سکول۔ **تجویز** کہ بابت انتقال جماعت دوم وسوم پرائمری سکول رپورٹ سب کمیٹی منظور کری جاوے اور مبلغ ...... تک لاگت میں سامان اُس حصہ شاخ مدرسہ تیار کرادے کاغذات بخدمت سب کمیٹی مذکورہ واپس ہوں ✣

نمبر ۱۴- رزولیوشن نمبر ۱۶/۵ مورخہ ۲۵ جون ۱۹۰۹ء نسبت تقرر خاکروب از خاکروبان صفائی واسطے شاخ مدرسہ پرائمری سکول و تجویز ...... کنٹنجنٹ واسطے ماشکی مدرسہ مذکور۔ **تجویز** ہوئی کہ خاکروب و سقہ اُس کوچہ کے ذمہ یہہ کام لگایا جاوے۔ حکم بنام داروغہ صفائی جاری ہو ✣

نمبر ۱۵- رزولیوشن نمبر ۲/۲ مورخہ ۲۵ جون ۱۹۰۹ء مشعر تبدیلی مدرسہ پرائمری بمکان خزانہ زرگر۔ **تجویز** ہوئی کہ تبدیلی مکان کی اب ضرورت نہیں رہی۔ رزولیوشن نمبر ۱۲ صرف جماعت اول کے طلبا اس شاخ میں تعلیم پاوینگے درخواست نامنظور ہے ✣

نمبر ۱۶- رپورٹ سب کمیٹی تعلیم براد تبدیلی مدرسہ سیداں از مکان ولایت شاہ بمکان سید سردار علی شاہ بسبب کفایت عصا ہموار و عمدہ ہونے مکان کے سید سردار علی شاہ۔ **تجویز** ہوئی کہ تجویز سب کمیٹی منظور کیجاوے احکام جاری ہوں ✣

نمبر ۱۷- رپورٹ سب کمیٹی تعمیر بحوالہ رزولیوشن نمبر ۱۲ مورخہ ۲۵-جون ۱۹۰۹ء براد ملنے اجازت زینہ کے کوچہ میں حاکم علی کو بسبب بلندی زمین حصہ خانہ واسطے آمد و رفت۔ **تجویز** ہوئی کہ زینہ کے عرض طول کی بابت کمیٹی سے بوالپسی دریافت کیا جاوے ✣

نمبر ۱۸- رپورٹ سب کمیٹی تعمیر بحوالہ رزولیوشن نمبر ۱۱ مورخہ ۲۵ جون ۱۹۰۹ء براد ملنے اجازت بنانے زینہ کے بیرون دروازہ مسمی محمد حسن ساکن چھاؤنی لودیانہ بسبب بلندی مکان۔ **تجویز** ہوئی کہ بموجب رزولیوشن نمبر ۱۷ کے عمل ہو ✣

نمبر ۱۹- رپورٹ سب کمیٹی تعمیر براد دیئے جانے اجازت سید امیر علی شاہ کو واسطے بنانے چھتہ بہ محلہ صوفیاں اس نظر سے کہ اس کوچہ میں آمد و رفت گاڑی کی نہیں صرف انکا راستہ ہے اور ہر دو جانب مکان سید امیر علی شاہ کے ہیں۔ **تجویز** ہوئی کہ حسب رائے سب کمیٹی اجازت دیجاوے۔ مگر بلندی چھتہ کی ۱۲ فیٹ سے کم نہ ہو ✣

نمبر ۲۰- کاغذات خبکار و یہہ بسبب ضروری ہونیکے دیا گیا۔ اب براد منظوری کمیٹی میں پیش ہوئے۔

بابت خرید چارپائی ہیضہ گھر۔	۹/۳
بابت خرچ مقدمہ اپیلانٹ۔	۹/۸
بابت ہلاکت سگاں۔	[illegible] /۸
بابت تیاری کھرلی جھونٹے صفائی اندر میونسپل باغ۔	۹/۶
بابت طلبانہ مقدمہ چالانے غبن محصول کوردت و ٹھاکر گھسیٹا۔	[illegible]
بموجب روبکار جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر مورخہ ۱۹ جولائی ۱۹۰۹ء بابت نمائش صنعت نمبر ۱۹	۶/۶
بموجب روبکار صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر مورخہ ۲۱ جولائی ۱۹۰۹ء بابت خوراک خراسیاں۔	[illegible]

بابت قیمت و ومن سی لاؤں باغیچہ میونسپل کمیٹی تجویز ہوئی کہ رقومات خرچ شدہ منظور کیجاویں * للعہ

نمبر ۳۳۲- رپورٹ سب کمیٹی بحوالہ رزولیوشن نمبر ۱۵- مورخہ ۳۰ ستمبر ۱۸۹۰ء نسبت تجویز محصول گاڑی ویکہ- تجویز ہوئی کہ یہہ کاغذات سب کمیٹی سابقہ کی خدمت میں برائے تیاری قواعد واپس ہوں اور لکھا جاوے کہ اندر میعاد دو ہفتہ کے رپورٹ ارسال کریں *

(باقی آئندہ)

غزل فارسی (روز آرام)

فردوس عکس تو ئی ای روز دلفزائی
آرام از تو یابم زاں رو کہ دلربائی-

تشویش روز فکر تیرہ بر من ہمی گمارند
این تیرگی گریزد چوں جلوہ مینمائی-

روح القدس تو بر من نازل شود بر روی
تسخیر کن دلمرا پردہ دلم کشائی

ای نور* دلکشائی دل میدود بہ پاکی
فکرے کنم بخالق ہر گہہ کہ تو بیائی-

قدسی نفوس ہستند در عظمت خداوند
دل راہمی گمارند ای ست دل کجائی؟

زنگولہ کینہ نغمہ زند ہر آن وقت
ام الکتب گرفتہ خود را بہ آن رسائی

این روز تو مسرت ای شور خانہ کب بند
از صحبت مسیحا حاصل کنم صفائی

از نتایج طبع حسام الدین مقیمی بمبئی

ضرورت

لیڈی سینڈیمن گرلس سکول کوئٹہ بلوچستان کے لئے ایک لیڈی معلمہ کی ضرورت ہے جو اردو اور گرمکھی جانتی ہو۔

* مراد از نور دلکشا روح القدس-

پرائمری جماعتوں کو پڑہانیکے تنخواہ عـــہ روپیہ ماہوار کوئٹہ تک سفر خرچ دیا جائیگا- درخواستیں معہ اسناد و بنام جمیعت رائے سکرٹری آنی چاہئیں *

جدید اشتہار اخبار عام لاہور

اخبار عام لاہور یکم اکتوبر سے روزانہ ہوگیا ہے- اُن صاحبان کی خاطر جو روزانہ اخبار عام نہیں خرید سکتے یا جنکے یہاں ہفتہ میں فقط ایک ہی دفعہ ڈاک تقسیم ہوتی ہے یہہ انتظام بھی کیا گیا ہے کہ "ہفتہ وار اخبار عام" بھی جاری ہو- "ہفتہ وار اخبار عام" میں وہ تمام مضامین اور خبریں ایک سلسلہ سے درج ہوتی ہیں جو "روزانہ اخبار عام" میں شایع ہوا کرتی ہیں- "ہفتہ وار اخبار عام" گویا کہ "روزانہ اخبار عام" کا مجموعہ ہے *

"روزانہ اخبار عام" کی سالانہ قیمت معہ محصول ڈاک عـــہ (بارہ روپیہ) مقرر ہے اور "ہفتہ وار اخبار عام" کی قیمت سالانہ مبلغ ہے (چہ روپیہ) معہ محصول ڈاک ہے *

جو صاحب چاہیں تحریر کرنے پر "روزانہ اخبار عام" یا "ہفتہ وار اخبار عام" کا ایک پرچہ بطور نمونہ بلا قیمت منگا سکتے ہیں- بعد میں جنکی خریداری پسند ہو انکی قیمت پیشگی ارسال ہونے پر خریداران اخبار عام میں آپکا نام نامی درج رہیگا- اور پرچہ برابر روانہ خدمت ہوگا *

راقم مہتمم اخبار عام- لاہور

لوکل

ہمارے لوکل رپورٹر مخبر ہیں کہ اس شہر میں ایک شریف شخص کے نوجوان صاحبزادے کا جو ہر سال ایک حالت جنون میں مبتلا ہو جاتے ہیں سابق میں تو ڈاکٹروں اور حکیموں کے علاج نے خوب اثر دکھایا- مگر ابکی دفعہ معالجوں کے بھی چھکے چھوٹ گئے- جبکہ مریض کے پاس بوقت دَورِ جنون اکثر اقارب موجود تھے مجنون صاحب بولنے پکارنے لگے کہ "میں سید بوڑے شاہ ہوں"- لوگوں نے دریافت کیا کہ آپ یہاں کیسے تشریف لائے؟ تو جواب دیا کہ یہہ شخص ایک دنیوی مطلب کیواسطے وظیفہ پڑھتا تھا اسواسطے میں اسکے سر پر چڑھ آیا ہوں- اگر یہہ وظیفہ پڑھنا چھوڑ دے اور گیارہ سفید پوش آدمیوں کو پلاؤ کھلاوے تو میں چلا جاؤنگا اور اگر ایسا نہ کیا تو مجھے پھر حاضر سمجھو- عورات کو تو اکثر ایسی مکار بازیاں کرتے سنا ہے مگر مردوں پر سید کا چڑھنا ایک عجیب بات ہے *

۱۹- اکتوبر کو ۳ بجے سے رات تک بشدت آندھی چلی اور پھر کچھہ تقاطر ہوتا رہا جسکے باعث دن کیوقت ہوا سرد ہو کر گرمی رفع ہوگئی ہے *

اس ہفتہ میں پیدایش ۳۴- اموات ۹۱- رپورٹ پیدایش و اموات کی کمی و زیادتی سے قیاس ہو سکتا ہے کہ بیماری کا بازار نہایت گرم ہے- جس سے عطاروں کی چاندی ہے *

آوارہ گرد سانڈوں کا انتظام باوجود صدور احکام کمیٹی کچھہ نہیں کیا جاتا اور بکثرت بازاروں اور عام شاہروں میں یہہ مہیب جانور پھرتے اور آپس میں لڑتے ہیں- ہماری ضعیفہ مسلمان نوکر جب رات کو اپنے گھر جاتی تھی ایک سانڈ نے اُسپر حملہ کیا- بیچاری بخوف جان بھاگی اور ٹھوکر کھاکر گر پڑی اور سر پھوٹ گیا- بشدت خون بہنے لگا راہگیروں نے اسکو اُٹھایا اور گھر تک پہنچایا- خیر گذری ورنہ بیچاری کا دم نکل جاتا شعر

گفت گفتہ من شدم بسیار گو
از شما یک تن نہ شد اسرار جو

بمقدمہ زد و کوبی رام رتن رلا رام برہمن اور اُسکے بیٹے ٹھاکر داس پر آٹھہ روپیہ جرمانہ عدالت سے کیا گیا *

واسطے پادری ای پی نیوٹن صاحب کے امریکن مشن پریس لودیانہ میں مسٹر ایم واجلی صاحب مینجر کے اہتمام سے چھپا